Al-Azhār

Volume 7, Issue 1 (Jan-June, 2021)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/49

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/49

Article DOI: https://doi.org/ 10.46896/alazhr.v7i01.52

Title	A Research Study on the Biography, Religious & Political Contributions of Allama Shaheed Dr Khalid Mehmood Soomro
Author (s):	Muhammad Ali Shaikh ,Dr. Aijaz Ali Khoso، Dr. Basheer Ahmed Rind
Received on:	29 June, 2020
Accepted on:	29 May, 2021
Published on:	25 June, 2021
Citation:	Muhammad Ali Shaikh ,Dr. Aijaz Ali Khoso، Dr. Basheer Ahmed Rind, “Construction: A Research Study on the Biography, Religious & Political Contributions of Allama Shaheed Dr Khalid Mehmood Soomro,” Al-Azhār: 7 no, 1 (2021): 94-110
Publisher:	The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

علامہ شہید ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی حیات، دینی اور سیاسی خدمات کا تحقیقی مطالعہ

A Research Study on The Biography, Religious & Political Contributions of Allama Shaheed Dr Khalid Mehmood Soomro

* محمد علی شیخ لیکچرر

** ڈاکٹر اعجاز علی کھوسو

*** ڈاکٹر بشیر احمد رند

Abstract:

*Allama Dr. Khalid Mehmood Soomro (From 1959- To 2014)*in the slope of individuals who is in the recent past encouraged political and religious affiliation on the land of Sindh and gained immense popularity and fame due to his unparalleled political, religious services.

He was primarily an (MBBS) doctor and Religious scholar. He qualified his MBBS degree from Chandaka Medical College, Larkana in 1984, as well as he completed his Shahad-ul-Alamiyah degree from his father, Maulana Ali Muhammad Haqqani's madrassa "Jamia Islamiya Ishat-ul--ul-Qur'an-ul-Wal-Hadith", Larkana, and from the boards of Islamic institutions “The Wifaq-ul - Madaris-ul-Arbia Multan Pakistan while You have done the different research courses on "Invitation and Competence" From the International Islamic University Islamabad and Al-Azhar University, Egypt.

In listing of your great teacher there are Allama Ghulam Mustafa Qasimi, Director of Shah Waliullah Academy Hyderabad, Dr. Mahmood Ahmed Ghazi, Vice Chancellor of International Islamic University Islamabad, along with your father, Allama Ali Muhammad Haqqani, and very worthy The Vice-Chancellor, Dr. Jad-ul-Haq University of Al Azhar Egypt.

After completion of all Academic career with regards to religion, you have extended your father's madrassa and elevated it to the level of some of Pakistan's most renowned religious institutions, as well as established 12 more branches of this madrassa.You were a very much capable, flamboyant and philanthropic leader. You cast-off your speeches for religious preaching’s and public reformation, and led many astray people on the righteous track.

He remained associated with politics during his student days and served as a highly active member and was eventually elected a member of the Senate of Pakistan's top legislative body and has performed well in his tenure there.

Key words: political, religious, extended, flamboyant, philanthropic, leader, religious preaching’s, politics.

---

* شعبہ علوم اسلامیہ، شیخ ایاز یونیورسٹی، شکارپور

** اسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف صوفی ازم اینڈ ماڈرن سائنسز، بھٹ شاہ

*** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ تقابل ادیان و اسلامک کلچر، یونیورسٹی آف سندھ

تاریخ ولادت:

شہیدِ اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحبؒ نے 7 مئي 1959ع میں سندھ کے متبحر عالم، استاد العماء، استاد الاساتذہ، سندھ کی اعلیٰ مذھبي اور دیني درسگاہ جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث لاڑکانہ کے باني، مصنف، محقق، مفسر قرآن، عاشقِ حدیث اور راسخ العقیدہ موحد، حضرت علامہ و مولانا جناب علي محمد حقاني صاحب کے گھر میں آنکھ کھولي، علامہ شہیدؒ کا جنم اللہ تعالیٰ کو "مئي" جیسے گرم مھینہ میں اس لیئے پسند آیا کہ، اس کی طبیعت میں اسلام کے محبت کی گرمي "مئي" جیسے گرم مھینے کی طرح رکھنی تھی، قدرت والے نے اس کی طبیعت اور زبان میں اسلام کی تبلیغ کیلیئے شعلہ بیاني بھی "مئي" جیسے گرم مھینے کی طرح رکھی تھی، اور پھر ولادت باسعادت کیلیئے 7 تاریخ کا انتخاب بھی ایک راز کی بات محسوس ہو رھي ھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو 7 کا عدد بہت زیادہ پسند ھے، اس کا ثبوت ھفتہ میں 7 دن کا ہونا، جنتوں کا 7 ہونا، آسمانوں کا 7 ہونا، زمینوں کا 7 ہونا، روشنیوں کے 7 رنگ تخلیق کرنا، انسان کا سجدہ 7 اعضاء پر مشتمل ہونا، تصوف کی 7 وادیاں مقرر کرنا اور اسرار (لطائف) کا 7 ہونا، یعني (1) سِرّي (2) روحي (3) نفسي (4) قلبي (5) خفي (6) اخفٰي (7) سلطان الاذکار۔ مطلب یہ ہیکہ اللہ رب العزت کو اس کی طبیعت میں 7 کے اسرار سمانے تھے، سو اس نے سما دیے، یہی سبب تھا کہ یہ شخص ہفتہ کے ساتوں دن اللہ تعالیٰ کي رنگ برنگی مخلوق کے اسرار و راز بیان کرتا رہتا تھا۔[1]

جائے ولادت:

حضرت علامہ شہید کا جنم لیڈروں کی سرزمین "لاڑکانہ" میں دریائے سندھ کے دائیں کنارے پر امرود کے باغات کے درمیان واقع قدیمی گاؤں عاقل میں ہوا" اس گاؤں میں مولانا علی محمد حقانی جیسے نامور عالم پیدا ہوئے تھے تو اسی گاؤں میں ادبي شخصیت اور قطع نگار شاعر جناب عبدالحق زیب عاقلي نے بھی آنکھ کھولی تھی، اس گاؤں کی برصغیر میں اور خاص طور پر پاکستان میں اس لیئے بھی اہمیت ہے کہ سندھ کا پہلا منتخب شدہ وزیر اعلیٰ محترم جناب خان بھادر محمد ایوب کھڑو کی جائے پیدائش بھی یہی گاؤں عاقل ھے، صوبہ سندھ کی دو مرتبہ وزیر تعلیم رہنے والی پروفیسر ڈاکٹر میڈم حمیدہ کھڑو، ڈسٹرک کائونسل لاڑکانہ کے صدر محترم مسعود احمد کھڑو، سابق وفاقي وزیر داخلہ و صحت جناب شاہ محمد پاشا کھڑو، سندھ اسیمبلي کے سابق اسپیکر اور موجودہ سینئیر وزیر تعلیم سندھ، محترم جناب نثار احمد کھڑو نے بھی اسی گاؤں میں جنم لیا ہے، لیکن ان تمام شخصیات میں شہید علامہ ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحبؒ ایسے ہیں جیسے پھولوں میں گلاب کا پھول، جو خوشبو میں اعلیٰ اور خوبصورتی میں سب سے بالا ہے۔[2]

خاندانی پس منظر:

حضرت علامہ شہید کا تعلق غریب گھرانے سے تھا، ان کے آباء واجداد، بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے، جو کہ انتھائی شریف و مذھبي طبیعت کے مالک تھے، گاؤں کا ہر شخص انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، یہی سبب ہے کہ جب حضرت علامہ و مولانا علي محمد حقاني صاحبؒ، پاکستان کے مختلف دیني مدارس سے تعلیم پوری کرکے واپس آئے تو ان کو خان بھادر محمد ایوب کھڑو صاحب نے اپنی مسجد میں خطیب و امام کے فرائض سرانجام دینے کی گذارش کی جو انہوں نے قبول کی، مولانا علي محمد حقاني صاحبؒ کو کھڑو خاندان کے استاد ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، وہ ایک بے باک عالم دین تھے، جو کبھی بھی حکمرانوں کے پاس چل کر نہیں جاتے تھے، یہی سبب ہے کہ حقانی صاحب حکمرانوں کے گاؤں میں ہوتے ہوئے بھی، کبھی ان کے دروازے پر نہیں گئے، خان بھادر کھڑو صاحب سے اختلافات کے سبب حقاني صاحبؒ نے اپنے آبائی گاؤں عاقل سے ہجرت کرکے لاڑکانہ شہر میں سکونت اختیار کی، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ خان بہار کھڑو صاحب نے حکومتی اعلان کے مطابق عاقل گاؤں میں عید نماز پڑھانے کیلئے حقانی صاحب سے کہا کہ آپ کل عید کی نماز پڑہائیں؟ لیکن حضرت مولانا عبدالکریم قریشی (بیر شریف) نے اس حکومتی اعلان کا بائیکاٹ کیا اور فتویٰ جاری کیا کہ کل عید نہیں بلکہ پرسوں عید ہوگی، اس لیئے حقانی صاحب نے خان بہادر کھڑو صاحب کے کہنے پر کل عید کی نماز پڑھانے سے انکار کیا بلکہ دوسرے دن کوریجہ گاؤں میں جاکر عید کی نماز پڑہائی، جس کی وجہ سے کھڑو صاحب کی ناراضگی بڑھ گئی، بلآخر حقانی صاحب کو عاقل گاؤں چھوڑ کر لاڑکانہ ہجرت کرنا پڑی۔[3]

شادی واولاد:

حضرت علامہ شہید نے صرف ایک ہی شادی کی تھی، جو کہ رتوڈیرو شہر کے سومرا خاندان کی مشہور ومعروف شخصیت کی حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن سومرو صاحب کی بیٹی سے ہوئی، جس سے ان کو 9 بچوں کی اولاد ہے، جن میں 3 بیٹیاں اور 6 بیٹے ہیں، بیٹوں کے نام یہ ہیں، 1. مولانا ناصر محمود صاحب، 2. مولانا راشد محمود صاحب، 3. مولانا کفایت اللہ صاحب، 4. مولانا محمود الحسن صاحب، 5. محترم عطاء الرحمن صاحب، 6. محترم شفیق الرحمن صاحب، کہتے ہیں کہ تخم تاثیر دکھاتا ہے، لہذا علامہ شہید کے تمام بیٹے بھی صالح، حافظ اور عالم ہیں اور اپنے شہید والد صاحب کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، مولانا ناصر محمود صاحب جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث لاڑکانہ کے امور اور ضلع لاڑکانہ کے سماجی مسائل حل کیلئے مقرر کئے گئے ہیں، جبکہ مولانا راشد محمود صاحب سندھ اور پاکستان کی سیاسی ومذہبی امور پر مامور ہیں، ان کے علاوہ باقی دوسرے فرزند بھی درس و

تدریس اور مختلف انتظامی امور کے ساتھ وابستہ ہیں۔

تعلیمی سفر (دنیاوي تعلیم):

حضرت علامہ شہید نے پرائمری تک کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں عاقل میں 1969ع کے دوران نہایت قابل اساتذہ کے زیر نگرانی حاصل کی، ان کے قابل اساتذہ میں محترم استاد گل محمد بلوچ صاحب اور محترم استاد عبدالستار سومرو بھی شامل ہیں، اساتذہ کرام نے اس چھوٹے پھول جیسے بچے کو نہایت محبت وشفقت کے ساتھ پڑھایا، خوشخطی، گرامر اور ابتدائی ریاضی خوب اچھی طرح سکھائی، اساتذہ نے اس گلاب کے پھول سے بھی زیادہ خوبصورت شاگرد کو اپنے تمام شاگردوں میں سے سب سے زیادہ ہوشیار، ذہین، لائق، خوبصورت آواز والا اور کافی صلاحیتوں کا مالک جان لیا تھا، علامہ شہید نے پرائمری تعلیم مکمل کرنے کے بعد 1974ع میں گورنمینٹ پائلیٹ اسکول لاڑکانہ سے میٹرک پاس کیا، لاڑکانہ کے اس پائلیٹ اسکول نے ایسی شخصیات پیدا کی ہیں، جنہوں نے وطن عزیز پاکستان کے ہر شعبے میں بے انتہا خدمت کی ہے، ان میں سیاستدان، آرمی آفیسرز، وکیل، جج، ادیب، شاعر اور مذہبی اسکالر شامل ہیں جو ملک وبیرون ملک خدمات سرانجام دے رہیں ہے، علامہ شہید نے انٹرمیڈیئیٹ سائنس میڈیکل گروپ میں گورنمینٹ ڈگری کالیج لاڑکانہ سے 1976ع میں کی، ڈگری کالیج لاڑکانہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کالیج نے لیڈرز زیادہ پیدا کیے ہیں، جن میں شہید بشیر احمد خان قریشی (چیئرمین جیئے سندھ قومی محاذ) کے علاوہ اور بھی لیڈر شامل ہیں، اس کے بعد علامہ شہید کا سفر پروفیشنل کیریئر کی طرف گامزن ہوتا ہے، ڈاکٹری کی سند حاصل کرنے کیلئے چانڈکا میڈیکل کالیج لاڑکانہ میں داخلہ لیا اور 1984ع میں MBBS کی ڈگری حاصل کی اور 1985ع میں 6 ماہ چانڈکا میڈیکل کالیج لاڑکانہ میں میڈیسن اور سرجری میں ہائوس جاب بھی کیا، اس کے بعد پروفیشنل کیریئر کے بجائے سیاسی، دینی اور روحانی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے، ان کے چانڈکا میڈیکل کالیج لاڑکانہ کے اساتذہ میں سرجن پروفیسر سکندر علی شیخ صاحب، پروفیسر ڈاکٹر اکبر حیدر سومرو صاحب، پروفیسر ڈاکٹر غلام اکبر سولنگی صاحب اور ڈاکٹر میڈم بلقیس وغیرہ شامل ہیں۔

چانڈکا میڈیکل کالیج لاڑکانہ میں علامہ شہید کے بیچ میٹ دوستوں میں یہ شخصیات شامل ہیں، ڈاکٹر فضل اللہ پیچوہو صاحب، موجودہ ایڈیشنل چیف سیکریٹری تعلیم سندھ، ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو سابق سینیٹر، ڈاکٹر عبدالمنان بھٹو صاحب جو اکیسویں گریڈ میں شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی میں بطور پروفیسر خدمت سرانجام دے رہے ہیں، ڈاکٹر ادیب انقلابی صاحب جو اس وقت رتوڈیرو اسپتال میں میڈیکل سپریٹنڈنٹ ہیں، ڈاکٹر گل شیر صاحب جو کسی نہ کسی بین الاقوامی این جی اوز کے پروجیکٹ میں مصروف رہتے ہیں، ڈاکٹر خلیل احمد شیخ صاحب جو آمریکا

میں بزنس کر رہے ہیں، ڈاکٹر مشتاق احمد شیخ صاحب ڈائریکٹر جنرل محتسب اعلیٰ سندھ، ڈاکٹر طارق علی بڑڑو صاحب، ڈاکٹر سائیں رکھیو میرانی صاحب ڈی آئی جی لاڑکانہ، ڈاکٹر پروفیسر اسد اللہ مہر صاحب، پرنسپال چانڈکا میڈیکل کالیج لاڑکانہ۔[4]

دینی تعلیم:

حضرت علامہ شہید نے ابتدائی دینی تعلیم سب سے پہلے اپنے والد محترم کے پاس عاقل گاؤں میں اور بعد میں اسکول وکالیج کی تعلیم کے دوران لاڑکانہ میں اپنے والد محترم کی سرپرستی میں حاصل کی، 1986ع میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد(International Islamic University Islamabad) سے تربیت ائمہ کورس کیا، جس میں موصوف نے فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی، ان کے یونیورسٹی کے اساتذہ میں ملک کے مشہور مذہبی اسکالر، سابق وفاقی وزیر مذہبی امور اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے وائیس چانسلر جناب محمود احمد غازی بھی شامل ہیں، علامہ شہید نے اس یونیورسٹی سے تبلیغی کورس مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ قرائت و تجوید کا کورس بھی مکمل کیا۔

حضرت علامہ شہید نے ایم اے اسلامک کلچر سچل سرمست اورینٹیئل کالیج لاڑکانہ اور ایفلیئیٹیڈ سندھ یونیورسٹی جامشورو سے کی، شہید موصوف نے دنیا کی قدیم ترین اور عالمی شہرت یافتہ اسلامی یونیورسٹی الازہر قاہرہ(مصر) سے بین الاقوامی تبلیغی کورس "تقابل ادیان" پر بھی ڈگری حاصل کی۔

حضرت علامہ شہید کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اُس وقت کے الازہر یونیورسٹی مصر کے وائیس چانسلر محترم جاد الحق صاحب ان کے استاد ہیں۔

حضرت علامہ شہید نے سند الفراغ کی سند اپنے ہی والد صاحب کی نگرانی میں مدرسہ اشاعت القرآن والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ سے حاصل کی، شہادت العالیہ کی سند وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان سے حاصل کی، حدیث پاک کی اعلیٰ ترین سند علامہ مولانا پروفیسر غلام مصطفی صاحب (ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد) سے حاصل کی، ان کے علاوہ حضرت مولانا غلام قادر پنہور صاحب (شکارپور) اور استاد القراء، حضرت قاری امیر الدین انور صاحب (گھوٹکی) سے بھی فیض حاصل کیا۔

بیعت کا سلسلہ:

جیسا کہ حضرت علامہ شہید کے بڑے ابتداہی سے موحد تھے، اس لیئے علامہ شہید نے پہلی بیعت پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت مولانا عبدالکریم قریشی (بیر شریف) سے کی، ان کے وصال کے بعد دوسری بیعت پیر

طریقت، رہبر شریعت، حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب (کندیاں شریف) سے کی، یہ دونوں بزرگ سلسلہ عالیہ قادریہ سے وابستہ تھے، اس لیئے حضرت علامہ شہید بھی ساری زندگی اسی سلسلہ سے وابستہ رہے، یاد رہے کہ علامہ شہید جدید فکر کے ساتھ، جدید علوم سے بھی آراستہ و پیراستہ تھے، اس لیئے علامہ شہید کے معتقدین میں بھی لاکھوں لوگ شامل تھے، لیکن خود ان کو پیر یا مرشد بننے کی کوئی خواہش نہیں تھی، اس لیئے کسی کو بھی اپنے ہاتھ پر بیعت نہیں کیا۔

علماء دیوبند سے محبت ور غبت:

حضرت علامہ و مولانا سائین علي محمد حقاني صاحبؒ، اس خاندان کے پہلے عالم تھے جسکا تعلق دارالعلوم دیوبند کے بزرگان سے تھا، حقاني صاحبؒ کو دارالعلوم دیوبند کے بزرگان سے بے تحاشہ محبت تھی، حقاني صاحبؒ کے ھمعصر علماء و بزرگان میں پیر طریقت، رھبر شریعت، کامل بزرگ حضرت قبلہ سائین عبدالکریم قریشي (بیر شریف) پیر طریقت، رھبر شریعت، قاطع بدعت، مجدد اسلام حضرت قبلہ سائین محمد شاہ امروٹيؒ، حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ قاسميؒ (سابق چیئرمین رویت ھلال کمیٹی پاکستان) اور دوسرے بہت سارے علماء بھی تھے، یہاں پر میں ایک اہم بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس وقت حقاني صاحبؒ عاقل گاؤں سے ہجرت کرکے لاڑکانہ تشریف لے آئے، تو اس وقت لاڑکانہ میں بریلویت کا عروج تھا، ھر طرف پیر پرستي اور توھم پرستي کی وبا پھیلی ہوئی تھی، اس وقت حقانی صاحب پہلے عالمِ دین تھے جنہوں نے لاڑکانہ میں سب سے پہلے علماء دیوبند کی تعلیم اپنے دودائی روڈ والی مسجد میں شروع کی، وہاں مختصر طلبہ پر مشتمل ایک مدرسہ قائم کیا، لاڑکانہ کے لوگوں نے انہیں وہابي کا لقب دیکر نظر انداز کرنا شروع کر دیا اور ان سے بات کرنا بھی عیب تصور کرنے لگے، ایسے ماحول میں طلبہ کیلیئے "شیر محمد جمالی گاؤں" سے ہی اللہ کے نام پر روٹی ملتی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے جن پیارے بندوں سے دین کا کام لیتا ہے تو انہیں دنیاوی تکالیف سے بھی گذارتا ہے، بہر حال! ایسے ناموافق حالات میں حضرت حقانی صاحب کا ثابت قدم رہ کر قرآن وحدیث کی صحیح تعلیم دینا، توحید ورسالت کی اہمیت کو اجاگر کرنا، ان پر اللہ تعالیٰ کی بڑی کرم نوازی ہی کہی جاسکتی ہے، بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے نورِ چشم شہید علامہ مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب کے خطاب کو سننے کیلیئے لاڑکانہ اور سندھ کے ہزاروں لوگ مشتاق نظر آتے تھے۔

الحمدللہ حضرت حقانی صاحب اور علامہ شہید کی محنت کی برکت سے اب لاڑکانہ شہر میں تقریباً 100 سے زیادہ مساجد و مدارس اسلام کی صحیح تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔[5]

دینی خدمات:

حضرت علامہ شہیدؒ گذشتہ کافی دہائیوں سے جامع مسجد صدیق اکبر لاڑکانہ میں بطور امام وخطیب فرائض سرانجام دیتے رہے، ان کی حتی المقدور کوشش ہوتی تھی کہ سارا ہفتہ جہاں بھی ہوں، لیکن جمعہ کا دن ضرورر لاڑکانہ تشریف لے آئیں تاکہ اپنی مسجد میں جمعہ کا بیان کریں، کیونکہ ان کے بیان کو سننے کے لئے لاڑکانہ کے علاوہ سندھ بھر سے مسلمانوں کا ایک جم غفیر جمع ہوتا تھا، یاد رہے کہ علامہ شہیدؒ کی خطابت میں جو بلاغت وفصاحت موجود تھی، وہ بہت کم پاکستان کے خطیبوں میں موجود ہے، علامہ شہیدؒ قرآن مجید کی آیات، حضرت ﷺ کی احادیث، شاہ عبد اللطیف بھٹائیؒ کے اشعار، رومیؒ، جامیؒ، سعدیؒ، فردوسیؒ اور خیامؒ کے اشعار اس انداز سے پڑھتے تھے کہ سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی تھی۔

حضرت علامہ شہیدؒ تقریباً گذشتہ 30 سال سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز لاڑکانہ کے جناح باغ میں پڑھاتے تھے، ان کے سامعین میں زیادہ تر پڑھا لکھا طبقہ موجود ہوتا تھا، ہر عید پر ان کا موضوع نہایت فلسفیانہ منطقی، روحانی اور سماجی تقاضوں کے مطابق ہوتا تھا۔

حضرت علامہ شہیدؒ کافی عرصہ سے جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیتے رہے، بعد میں اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد اس جامعہ کے مہتمم مقرر ہوئے، ان کی مدبرانہ صلاحیتوں کی وجہ سے اس جامعہ کے علمائے کرام وحفاظ کرام سندھ اور پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ملکوں میں شاندار خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

علامہ شہید جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات (بنات کے مدرسہ) کے پرنسپل بھی تھے، یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس مدرسہ سے ہر سال کافی تعداد میں بچیاں مکمل عالمات بن کر نکل رہی ہیں۔

نپولین بوناپارٹ نے کہا تھا کہ آپ مجھے تعلیم یافتہ "ماں" دیں، بدلہ میں مجھ سے تعلیم یافتہ اور مہذب قوم لیں، آقائے دوجہاں ﷺ کا فرمان ہے کہ علم حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے، یاد رکھیے! علم مرد کی زینت اور عورت کا زیور ہے، کسی دانا شخص کا قول ہے کہ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہے اور بچے کی سب سے بڑی یونیورسٹی اس کا گھر ہے، بہت زیادہ خوشی کی بات ہے کہ علامہ شہید کے اس مدرسہ سے فارغ ہونے والی آج کی بہترین عالمات، بہترین ماؤں کی صورت میں اپنے گھروں اور خاندان کے اندر علمی اور سماجی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔

علامہ شہید جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ میں قرآن مجید کی تفسیر اور حدیث کی کتاب پڑھایا کرتے تھے، نہایت اعلیٰ

درجہ کے مدرس تھے، ان کے اسباق میں طلبہ شوق سے حاضر ہو جایا کرتے تھے، علامہ شہید خشک مضمون بھی اس طرح سمجھاتے تھے کہ پڑھنے والا آسانی کے ساتھ موضوع کے مقصد کو سمجھ جاتا تھا، آپ کی تدریس کا انداز ذہین اور متوسط شاگردوں کیلئے امام غزالی کی ہدایات کی روشنی میں ہوتا تھا، یہی سبب ہے کہ علامہ شہید تدریس کے دوران طلبہ کرام تھوڑے ہی وقت میں مطلوبہ مقاصد حاصل کر لیا کرتے تھے، آج علامہ شہید کے شاگرد خود بھی بڑے عالم اور اسکالر بن چکے ہیں، انہیں اپنے استاد پر بڑا فخر اور ناز ہوتا ہے۔

علامہ شہید بحیثیت مہمان پروفیسر (Visiting Professor) سندھ کی مختلف دینی اداروں میں لیکچر دیتے رہتے تھے، اسریٰ یونیورسٹی حیدرآباد کی طرف سے قائم شدہ (Understanding Quran Program) کے تحت بھی مختلف مقامات پر ایمان افروز لیکچر دیا کرتے تھے۔

علامہ شہید اعلیٰ درجہ کے مذہبی مبلغ اور خطیب بھی تھے، آپ نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نمائندہ کے طور پر اقوام متحدہ میں بھی اپنی شعلہ بیانی اور حق گوئی سے اسلام اور دہشتگردی کے موضوع پر جامع خطاب کرکے اپنا لوہا منوایا تھا۔

علامہ شہید صوبہ سندھ میں اور پاکستان بھر میں اتنے مقبول تھے کہ دور دراز کے علائقوں والے لوگ ان سے تقریر کروانے کیلئے 6 ماہ پہلے سے ہی تاریخ بک کروایا کرتے تھے، لوگ ان کا بیان سننے کیلئے جوق در جوق جمع ہو جاتے تھے اور آپ کی شعلہ بیانی ایسی ہوتی تھی کہ جلسہ گاہ کے چاروں طرف اور پنڈال کے باہر اللہ اکبر کی گونج دلوں کو گرماتی تھی اور ایمان کو تازہ کرتی تھی۔

علامہ شہید کی ہزاروں کی تعداد میں وڈیو اور آڈیو تقاریر مارکیٹ میں موجود ہیں اور اب تو علامہ شہید کی ویب سائیٹ پر بھی ان کی دلفریب اور دلکش روحانی، اصلاحی، دینی اور سیاسی تقاریر موجود ہیں۔

نشر واشاعت اور صحافتی خدمات:

جیسا کہ علامہ شہید ایک شخصیت ساز ادارہ کی حیثیت رکھتے تھے، ان کی شخصیت کا ایک پہلو نشر واشاعت بھی ہے، علامہ شہید آخر تک ماہوار سندھی رسالہ صراط مستقیم کے چیف ایڈیٹر کے طور پر فرائض سرانجام دیے رہے تھے، روز بروز اس رسالہ کہ قارئین کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے، اس ماہوار سندھی رسالہ میں صوبہ سندھ کے مختلف مقامات سے ادیب اور دانشور حضرات اپنے مضامین بھیجتے رہتے ہیں، علامہ شہید اس رسالہ کے ایڈیٹوریل لکھنے کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر معروضی حالات کے تحت مضامین بھی لکھا کرتے تھے، جن مضامین کو سندھ کے ہر ذی فہم شخص نے تعریف کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

علامہ شہید، سیرت النبی ﷺ کے علاوہ مختلف مذہبی واصلاحی موضوعات پر کافی کتابیں تصنیف کر چکے تھے، جن میں سے کچھ طبع ہو چکی ہیں اور کچھ طبع کے مراحل میں ہیں۔

علامہ شہید، المحمود اکیڈمی (پبلیکیشن بیورو فار اسلامک بوکس) کے چیئر مین بھی تھے، اس کے ساتھ ساتھ علامہ شہید نے شاعری بھی کی ہے، ان کی نعت وحمدہ شاعری کو سندھ کے جلسوں میں مشہور نعت خواں بڑے ہی سریلی آواز میں پڑھتے رہتے ہیں۔

علامہ شہید سندھی واردو اخبارات میں اور ماہانہ شایع ہونے والے رسالوں میں مختلف موضوعات پر اثر انگیز کالم بھی لکھا کرتے تھے، علامہ شہید کے کالم خاص طور پر کاوش، عوامی آواز، سوبھ اور دیگر کافی سندھی و اردو اخبارات میں شایع ہوتے رہتے تھے، علامہ شہید مذہب، سیاست، معیشیت، دہشتگردی، جنگ، جاگرافی، سماجی اور بین الاقوامی حالات پر بھی طبع آزمائی کرتے رہتے تھے، عوام میں علامہ شہید کے کالموں کی پسندیدگی کی حالت یہ تھی کہ اخباروں کے مالک، خواہ ایڈیٹر اپنے اخبارات کیلئے کالم بھیجنے کی درخواست کیا کرتے تھے۔

اس وقت علامہ شہید اپنی نگرانی میں دنیا کے نامور اور مشہور تفاسیر کو سامنے رکھ کر قرآن مجید کا سندھی زبان میں تفسیر لکھوارہے تھے، اس کا پہلا جلد انشااللہ جلد ہی مارکیٹ میں آنے والا ہے۔

زیر نگرانی دینی ادارے:

جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ کی کل 12 شاخیں ہیں، جن میں ناظرہ قرآن مجید، حفظ قرآن، تفسیر قرآن اور احادیث مبارکہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بہت سارے دینی اور جدید کورس پڑہائے جاتے ہیں، یہاں، انگریزی، سائنس اور کمپیوٹر کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ اسلامیہ کی شاخوں کی تفصیل:

جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ جو شاخیں حضرت علامہ شہید ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب کی نگرانی وسرپرستی میں کام کررہی تھیں، ان کی تفصیل یہ ہے۔

1. مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ (بچیوں کیلئے) لاڑکانہ
2. مدرسہ تعلیم القرآن شاہ بھارو کالونی لاڑکانہ
3. مدرسہ مجدد الف ثانی نیو بس ٹرمینل لاڑکانہ
4. مدرسہ محمدیہ معظم کالونی لاڑکانہ
5. مدرسہ حقانیہ گاؤں گڑہی خیرو ضلع جیکب آباد

6. مدرسہ تعلیم القرآن گاؤں عاقل ضلع لاڑکانہ

7. مدرسہ عثمان ابن عفان شیخ زید کالونی لاڑکانہ

8. جامعہ تعلیم القرآن میرن شاہ لاڑکانہ

9. اولڈ کیمپس جامعہ اسلامیہ دودائی روڈ لاڑکانہ

10. مدرسہ اسلامیہ مدنی مسجد پبلک ھیلتھ انجینئرنگ کالونی لاڑکانہ

11. مدرسہ جامعہ حقانیہ گلشن اقبال ضلع سکر

جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن والحدیث دودائی روڈ لاڑکانہ کی مین کیمپس میں ہر سال تقریبا550 طلبہ دینی تعلیم سے فیضیاب ہورہے ہیں اور تقریبا1400 طلبہ، جامعہ کی دوسری شاخوں میں زیر تعلیم ہیں، ہر سال تقریبا30 طلبہ کرام، "عالم" کورس مکمل کرتے ہیں اور تقریبا15 طالبات "عالمہ" کورس مکمل کرتی ہیں، تقریبا ہر سال 15 طلبہ کرام "حفظ قرآن" کی سعادت حاصل کرتے ہیں، یاد رہے کہ جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ کی شاخ مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ میں تقریبا300 طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں، جہاں عالمہ کورس، وفاق المدارس العربیہ کے سلیبس کے تحت کرایا جاتا ہے۔[6]

سیاست کی ابتدا:

دین اور سیاست دو الگ چیزیں نہیں ہیں، لہذا ان دونوں کو الگ الگ نظر سے نہیں دیکھا جاسکتا، دین لوگوں کی فلاح وبہبود کیلئے ہے اور سیاست بھی ریاست کے امور اور حکومت کے وسائل کو ملک اور خطے کی بہتری کیلئے انتظامی طور پر سرانجام دیکر لوگوں کی فلاح وبہبود کا سامان مہیا کرتی ہے، اس لیئے حضرت علامہ شہید نے دین اور سیاست کو ایک ساتھ چلانے کو ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھ کر طالب العلمی کے زمانے سے ہی سیاست میں قدم رکھا، اپنے خاندان میں علامہ شہید پہلی شخصیت تھے جنھوں نے سب سے پہلے سیاست میں قدم رکھا، علامہ شہید کے والد حضرت مولانا علی محمد حقانی صاحب کا تعلق جمعیت علمائے اسلام سے تھا اور وہ حضرت مولانا مفتی محمود (سابق وزیر اعلیٰ سرحد) کے قریبی ساتھی تھے، علامہ شہید نے ابتدا میں جے ٹی آئی کے تحت کام کیا، بعد میں علامہ شہید کا سیاسی تعلق جمعیت علمائے اسلام (ف) سے 1988ع میں قائم ہوا، کئی مرتبہ انہیں بھاری اکثریت کے ساتھ صوبہ سندھ کا جنرل سیکریٹری بنایا گیا، مسلسل 8 دفعہ اسی عہدے کیلئے منتخب کیئے گئے، علامہ شہید جی یو آئی کے مرکزی شوریٰ کے میمبر بھی تھے، ان کا شمار جی یو آئی کے مرکزی رہنمائوں میں ہوتا تھا، اس کے علاوہ صوبہ سندھ میں جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ تھے، جماعت کیلئے ان کی شاندار قربانیاں تاریخ کا

حصہ ہیں، علامہ شہید کی مسلسل محنت اور جدوجہد کی وجہ سے ہی جمعیت علمائے اسلام سندھ میں کافی مضبوط ومقبول ہوئی، علامہ شہید کافی مرتبہ صوبائی وقومی اسیمبلی کے الیکشن میں بطور امیدوار مقابلہ کرتے رہے، خاص طور پر سابق وزیراعظم شہید محترمہ بینظیر بھٹو صاحبہ کا علامہ شہید نے ڈائریکٹ 3 مرتبہ الیکشن میں مقابلہ کیا، انہوں نے پہلی مرتبہ 8 ہزار، دوسری مرتبہ 18 ہزار اور تیسری مرتبہ 28 ہزار ووٹ حاصل کیے، علامہ شہید کا چانڈکا میڈیکل کالیج لاڑکانہ کی شاگرد سیاست میں بھی اہم کردار رہا ہے، چانڈکا میڈیکل کالیج میں 5 سال تک جمعیت طلبائے اسلام (جی ٹی آئی) کے روحِ رواں اور سی ایم سی شاگرد یونین کے جوائنٹ سیکریٹری اور قائم مقام جنرل سیکریٹری بھی رہے۔

سیاسی خدمات:

حضرت علامہ شہید آٹھویں دفعہ بھاری اکثریت کے ساتھ جمعیت علمائے سندھ کے جنرل سیکریٹری منتخب کئے گئے تھے، علامہ شہید نے سندھ میں جماعت کیلئے بیشمار خدمات سرانجام دی ہیں، یہ جو آپ کو سندھ کے ہر شہر اور بستی میں جمعیت کا پرچم لہراتا نظر آرہا ہے، یہ سب ان کی محنت کا نتیجہ ہے، ایسی خدمات کی بدولت انہیں 1928ع میں مفتی محمود ایوارڈ اور 1990ع میں مولانا عبید اللہ سندھی سے بھی نوازا گیا تھا، موصوف سندھ میں مولانا فضل الرحمن صاحب کے سچے اور پکے ساتھی تھے، ان کی خدمات کی وجہ سے مولانا صاحب انہیں نہ صرف انتہائی احترام وعزت سے دیکھتے تھے، بلکہ وقتاً فوقتاً ان سے ملکی وبین الاقوامی معاملات پر مشورے بھی کیا کرتے تھے۔

حضرت علامہ شہید ایم آر ڈی تحریک کے دوران سندھ میں اہم رہنما تھے، انہوں نے سندھ کے ہر شہر میں جاکر جمہوریت کی بحالی کیلئے لوگوں کو بیدار اور متحرک کیا اور اس وقت کے فوجی آمروں کو شیر کی طرح للکارا، جس کے نتیجے میں انہیں وقت کے آمر جنرل ضیاء الحق 9 ماہ سکھر کے سینٹرل جیل میں پابند سلاسل کردیا، انہیں بہت زیادہ ڈرایا اور دھمکایا گیا، مگر سندھ کا یہ غیر تمند اور بیباک سپوت ان کے ڈرانے اور دھمکانے میں نہیں آیا۔ ان کی ایسی بیباکی کی وجہ سے انہیں سندھ خواہ پاکستان کا عوام سیاسی ومذہبی اختلافات کے باوجود عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، علامہ شہید نے ہر دور میں ہر آمر وجابر کو چوکوں، چوراہوں اور اعلیٰ ایوانوں میں بھی بے خوف ہوکر للکارا۔

حضرت علامہ شہید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ کے سرپرست کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیتے رہے، وہ آپ ﷺ کے مبارک نام پر قربان ہونے والا عالم تھا، جو گستاخِ رسول کو کسی بھی عالمی قانون کے تحت

معاف کرنے کو عظیم جرم سمجھتا تھا۔

حضرت علامہ شہید کو متحدہ مجلس عمل (ایم ایم اے) سندھ کا متفقہ طور پر سیکریٹری جنرل بھی مقرر کیا گیا تھا، نیز جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے چیف الیکشن کمشنر کے طور پر بھی خدمت سرانجام دے چکے تھے۔

حضرت علامہ شہید ملی یک جہتی کائونسل (نیشنل یونٹی کائونسل) سندھ کے جنرل سیکریٹری بھی رہ چکے تھے۔ علامہ شہید نے اپنے چھوٹے بھائی محترم جناب اقبال احمد سومرو صاحب لوکل باڈی الیکشن میں یوسی 6 لاڑکانہ سے ناظم کے عہدے پر کھڑا کیا اور بھاری اکثریت سے پ، پ، پ کے امیدوار کو بھاری اکثریت سے شکست دلا کر کامیاب کروایا۔ علامہ شہیدؒ کی جمعیت علمائے اسلام کے لئے لازوال خدمات کی وجہ سے مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے انہیں صوبہ سندھ سے ٹیکنوکریٹ کی سیٹ پر سینیٹ آف پاکستان کا ممبر منتخب کروایا، وہ چھ سال (مارچ 2006 سے مارچ 2012ع) تک سینیٹر رہے، انہوں نے پاکستان اور خاص طور پر سند کی یادگار اور تاریخ ساز خدمت کی، شہید موصوفؒ لوکل گورنمینٹ اور رورل ڈولپمینٹ اسٹینڈنگ کامیٹی کے چیئرمین بھی رہے، اس کے علاوہ سینیٹ کے مندرجہ ذیل کامیٹیز کے ممبر بھی رہے۔

☆ اسٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور

☆ اسٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل باڈیز

☆ اسٹینڈنگ کمیٹی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالاجی

☆ اسٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت

سماجی خدمات:

حضرت علامہ شہید کی سرپرستی میں، جامعہ اسلامیہ لاڑکانہ کی طرف سے بلا تفریق مذہب، انسانیت کی خدمت کیلئے قائم شدہ ادارہ المحمود سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن بہترین کام کر رہا ہے، اسی پلیٹ فارم سے علامہ شہید اور ان کے لائق فرزندان مولانا ناصر محمود سومرو صاحب و مولانا راشد محمود سومرو صاحب نے 2010ع کے بڑے سیلاب میں صوبہ سندھ کے لوگوں کی بہت زیادہ خدمت کی، جو کہ تاریخ کا ایک اہم باب ثابت ہوئی، سیلاب کے دوران علامہ شہید نے اپنے فرزندوں کے ساتھ کشمور سے لیکر ٹھٹہ تک، سندھ کے ہر چھوٹے بڑے گاؤں میں سیلاب متاثرین کی خدمت میں دن رات ایک کر دیا تھا، خشکی کا راستہ ہو یا پانی کا، پکی سڑک ہو یا کچی پکڈنڈی، دیہات ہو یا صحرا ہر جگہ پہنچ کر سیلاب متاثرین کو کروڑں روپیوں کا راشن، دوائیں، کپڑے، خیمے، نقد رقم، کمبل، قرآن شریف کے نسخے، گھروں کی تعمیر، پانی کے نل، مساجد کی تعمیر اور دوسری ضروریات زندگی

مہیا کر کے علامہ شہید نے خلقِ خدا کی دعائیں حاصل کیں۔

علامہ شہید نے ڈسٹرکٹ گورنمینٹ سسٹم میں اپنے شہر کی خدمت کیلئے سٹیزن کمیونٹی بورڈ سندھ کا بنیاد رکھا، پھر لاڑکانہ والوں نے دیکھا کہ ان کی یوسی نمبر 6 جو پہلے بلکل کھنڈرات کا نمونہ پیش کرتی تھی، جس کی ہر نالی سے گندہ پانی گلیوں میں جاری رہتا تھا، جہاں جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر پڑے رہتے تھے، اسی یوسی میں پکی نالیاں بن گئیں، کچرے کے ڈھیر صاف ہوگئے، ہر گلی میں سی سی پی بلاک تعمیر ہوگیا، مطلب کہ جو یوسی پہلے دیہات کا منظر پیش کرتی تھی، اب وہ یوسی شہر کی دوسری یوسیوں سے کافی بہتر نظر آنے لگی۔

سندھ کیلئے خدمات:

یاد رہے کہ دار العلوم دیوبند کے علمائے کرام جس بھی ملک میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، وہ وہاں پر اس ملک سے محبت کو اپنے ایمان کا جزء سمجھتے ہیں، حضرت علامہ شہید کی فطرت میں بھی اپنے وطن (سندھ اور سندھی عوام) کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے علمائے دیوبند سے اسلام اور شریعت کی روشنی میں کالاباغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف فتویٰ جاری کروایا، جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ پانی پر سب سے پہلا حق اخیر والوں کا ہے۔ وہ کالاباغ ڈیم کے اتنے خلاف تھے کہ اکثر یہ بات کہا کرتے تھے "اگر کالاباغ ڈیم کا نام تبدیل کر کے مکہ ومدینہ رکھ دیا جائے، تو بھی میں اسکو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں، اور کالاباغ ڈیم سندھی عوام کے لاشوں پر تو بن سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں ڈیم کی تعمیر ممکن نہیں ہے"

اجنبی لوگوں کی سندھ میں آبادی کا مسئلہ ہو، یا وفاق کی طرف سے سندھ کے مالی اور معدنی مسائل پر ڈاکہ ڈالنے کا مسئلہ ہو، علامہ شہید اس اشو پر قومپرستوں کی ہراول دستہ میں قیادت کرتے نظر آتے تھے، وہ آخر تک سندھ کے وسائل کے غلط استعمال، سندھ میں کرپشن، اقرباپروری، میرٹ کے قتل عام کے علاوہ پیسوں پر نوکریاں بیچنے کے سخت مخالف رہے اور صاحب اختیار وصاحب اقتدار لوگوں کے ضمیر کو ہر محاذ پر جھنجھوڑتے رہے۔

سندھ میں مذہبی ہم آہنگی علامہ شہید کا ایک اہم فکر تھا، انہوں نے سندھ میں مذہب کے نام پر لگی ہوئی آگ کو بجھانے میں اپنا مرکزی کردار ادا کیا، جس کا نتیجہ ہے کہ ان کی شہادت کے اتنے بڑے سانحے کو سندھ کے مذہبی کارکنوں نے اس طرح صبر اور تحمل سے برداشت کیا، جس کا درس علامہ شہید ہمیشہ اپنے بیانوں میں دیتے رہے تھے، اگر علامہ شہید کی یہ تعلیم اور تربیت نہ ہوتی تو شاید ان کی شہادت کے دن صوبہ سندھ کو اتنا ناقابل تلافی نقصان برداشت کرنا پڑتا کہ سندھی عوام بھی کئی سالوں تک اپنے نقصان کا ازالہ نہیں کرسکتے تھے۔[7]

سینیٹ کے ایوان میں حق گوئی:

علامہ شہید نے بحیثیت سینیٹر پاکستانی پارلیامینٹ کے اعلیٰ ترین ایوان میں سندھ کے مسائل پر تاریخ ساز آواز بلند کیا، علامہ موصوف نے سینیٹ کے اندر رہتے ہوئے سندھ میں پولیس اور ہیلتھ کی اصلاحات کیلئے آواز بلند کیا اور کافی بل پاس کروائے، آج اگر سندھ کی ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں میں تھوڑی بہت خوبی نظر آرہی ہے تو وہ علامہ شہید کی طرف سے سینیٹ میں کی گئی جدوجہد اور کوشش کا نتیجہ ہے۔

علامہ شہید نے سینیٹ میں فوجی آمر اور جابر جنرل پرویز مشرف کو للکارتے ہوئے فرمایا تھا کہ مذہبی جماعتیں دہشتگرد نہیں ہے، بلکہ دہشتگرد "تُو ہے" جو معصوم اور بیگناہ افراد کا قتل عام کرکے ان کے خون کے عیوض آمریکا سے رقم وصول کر رہا ہے، پاکستان کا نام مذہبی جماعتوں کی وجہ سے بدنام نہیں ہوا بلکہ تیرے ذاتی کردار کی وجہ سے یہ وطن بدنام ہوا ہے، علامہ شہید کی ایسی شجاعت اور بہادری کی وجہ سے پانچھ مرتبہ ان کے اوپر قاتلانہ حملے بھی کیئے گئے، لیکن آخری اور چھٹی مرتبہ جو قاتلانہ حملہ ہوا، وہ جان لیوا ثابت ہوا۔[8]

مختلف ممالک کے سفر:

حضرت علامہ شہید نے پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک کی بھی تبلیغی دورے کیے، جن کی تفصیل یہ ہے۔

1. بنگلادیش، 2. بوٹسوانا، 3. چائنا، 4. مصر، 5. انڈیا، 6. ایران، 7. عراق، 8. قطر، 9. سعودي عربيہ، 10. سنگاپور، 11. سائوتھ آفریکا، 12. سوئیزرلینڈ، 13. شام، 14. تھائیلینڈ، 15. متحدہ عرب امارات (دبئي)، 16. برطانیہ. 17. جارڈن، 18. عمان، 19. لبیا، 20. افغانستان۔

ایوارڈز:

جیسا کہ حضرت علامہ شہید شاہ لطیف اسکائوٹ کا بانی میمبر بھی تھے، انہیں شاہ لطیف بیسٹ اسکائوٹ ایوارڈ سے بھی نوازا گیا تھا، اس کے علاوہ انہیں پچاس سے زیادہ سرکاری ایوارڈز، سرٹیفکیٹس اور ڈگریوں سے نوازا گیا تھا۔

علامہ شہید لاڑکانہ شہر کے مسائل کے حل کیلئے قائم شدہ تنظیم انجمن محمدی لاڑکانہ کے سرپرست بھی تھے اور شہری اتحاد لاڑکانہ کے پلیٹ فارم سے لوگوں کے مسائل کے حل کیلئے اپنے مدرسے میں میٹنگز بھی کرواتے تھے، علامہ شہید کی امانت، دیانت اور سماجی اثر ورسوخ کی وجہ سے سرکار نے سندھ امن کامیٹی کی جدوجہد کا ممبر بھی مقرر کیا تھا، اس کے علاوہ امن وامان کیلئے قائم شدہ پیس کامیٹیز میں تعلقہ وضلعہ کی سطح پر پیس کامیٹی کے اہم ممبر بھی تھے، علامہ شہید نے نہ صرف اہلیان لاڑکانہ کی خدمت کی ہے بلکہ انہوں نے صوبہ سندھ کے ہر

علائقے میں ہر طبقہ کے لوگوں کی مثالی خدمت کی ہے، علامہ شہید کی سماجی خدمات میں سے سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے سندھ میں قبائلی جگڑے ختم کرانے کیلئے منت سماجت والے قافلوں کی سرپرستی کی اور سندھ سے اہم قبائلی جگڑوں کو ختم کرانے کیلئے کردار ادا کیا، جن میں لاڑکانہ کے اندر (گاد، چانڈیہ، کھڑا) اور شکارپور میں (مہر، جتوئی تکرار) اہم ہیں۔

علامہ شہید کی سرپرستی میں دودائی روڈ پر حقانی خیراتی ہسپتال کا بنیاد بھی رکھا گیا، جس میں غریب ونادار لوگوں کا مفت چیک اپ کرکے دوائیاں بھی فراہم کی جاتی ہیں۔

سب سے بڑا اعزاز:

حضرت علامہ شہید کی زندگی کا ہر لمحہ کسی اعزاز اور سعادت سے کم نہیں تھا، لیکن ان کے قابل ذکر اعزازات میں سے سب سے بڑا اعزاز یہ تھا، کہ انہوں نے اپنی زندگی کے 32 سال بغیر کسی وقفہ کے،

رمضان المبارک کے تمام دن کعبۃ اللہ اور روضہ رسول ﷺ کے سائے میں گذارے۔

انہیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہر سال عمان کی حکومت کی طرف سے مذہبی وزارت کا ایک ادارہ ”دی رائل اسلامک اسٹریٹجک اسٹڈیز جارڈن“ کے نام سے پوری دنیا میں ریسرچ کرکے دنیا کے تمام مسلمانوں کی 500 بااثر شخصیات کی لسٹ جاری کرتا ہے، اس ادارے نے 2010ء کی لسٹ میں علامہ شہید کا نام دیکر واضح کردیا کہ دنیا میں ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی دلوں پر راج کرنے والے 500 بااثر شخصیات میں سے علامہ شہید بھی ایک ہیں۔[9]

شہادت:

حضرت علامہ شہید کو 29 نومبر 2014ع بروز ہفتہ، بوقت صبح، گلشن اقبال سکھر کی جامع مسجد حقانیہ میں نماز فجر سے پہلے سنتوں کی ادائگی کے دوران 6 نام نہاد کرائے کے قاتلوں نے مسجد میں داخل ہو کر سجدے کی حالت میں ان کے اوپر ہتھیاروں کے مُنہ کھول کر بڑے وحشیانہ طریقے سے شہید کر دیا، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تدفین و آخری آرام گاہ:

حضرت علامہ شہید کا جنازہ 29 نومبر 2014ع بوقت شام 7 بجہ، لاڑکانہ کی نیشنل اسٹیڈیم میں ان کے چھوٹے بھائی مولانا مسعود احمد سومرو صاحب کی امامت میں ادا کیا گیا، جس میں صوبہ سندھ کے تقریبا 5 لاکھ لوگوں نے شرکت کی، کہا جاتا ہے کہ سندھ تو کیا بلکہ پاکستان کی تاریخ میں بھی ایسے جنازہ کی مثال نہیں ملتی، نماز جنازہ کے بعد علامہ شہید کے جسد خاکی کو ان کے مدرسہ کے قریب گلشن حقانی ہائوسنگ سوسائٹی میں مسجد کے ساتھ اپنے ذاتی پلاٹ میں ہمیشہ کیلئے مالک حقیقی کے حوالے کیا گیا۔

حضرت علامہ شہید ڈاکٹر خالد محمود سومرو صاحب، ایک مخلص انسان، مکمل مذہبی شخصیت اور صوفیانہ مزاج کے مالک تھے، علامہ شہید مذہب میں رجعت پسندی اور قدامت پسندی کو رد کرتے رہتے تھے، ان کے نزدیک مذہبی شدت پسندی کے بجائے اصلاح بنی نوع آدم کا پروگرام تھا، موصوف دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو بھی اپنا بنانے والے تھے، وہ زور آوروں کیلئے زورآور اور کمزور کے ساتھی وحامی تھے، علامہ شہید کے حلقہ احباب میں سندھ، پاکستان اور بین الاقوامی شخصیات شامل ہیں، کافی ممالک کے سربراہ بھی ان کے حلقہ احباب میں شامل ہیں، علامہ شہید مسلمانوں اور انسانوں کے غمخوار تھے، ہر وقت عوام سے ملتے جلتے تھے اور ان کے مسائل بھی حل کرتے رہتے تھے، علامہ شہید کے اخباروں میں بھیجے ہوئے کالموں کا موضوع اصلاحی ہوتا تھا، اس کے ساتھ ساتھ سندھ اور سندھی عوام کے حقوق کے بارے میں بھی بہت اچھا لکھتے تھے، علامہ شہید دہشتگردی کو جہاد کا نام بالکل نہیں دیتے تھے، وہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے وفادار اور سندھ دھرتی کے سچے سپاہی تھے، ان کی ایک آواز پر جماعت کے لاکھوں کارکن سر ہتھیلی پر رکھ کر لبیک کہتے تھے، جس کی مثال سکھر، لاڑکانہ اور کراچی میں لاکھوں لوگوں کو اکٹھے کرنا ہے، علامہ شہید کی شخصیت میں اتنی توسحر انگیزی ہوتی تھی کہ اگر کسی بھی مکتب فکر کا آدمی ان کے ساتھ ایک مرتبہ گپ شپ لگاتا تھا تو ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا، علامہ شہید کی پرجوش، دلفریب، دلکش، علمی، روحانی، سیاسی اور مذہبی تقاریر کی وجہ سے سندھ اور بیرون سندھ ان کے لاکھوں مداح موجود ہیں، اس لیئے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ علامہ شہید اپنی شخصیت میں ایک شخصیت ساز ادارہ کی حیثیت رکھتے تھے۔[10]

حوالہ جات

References:

[1]Shariyat,Aditior Mufti Wahab Chahar ,Shaiahu Karda ,Mahwar Sukkur 1986

[2]Shamsi,Shams Din Qari ,2017,Karwan Jamiat ,Tabu Awal Jid Doom Manhsehra

[3]Sirate Mustaqeem, Aditor, Nasir Mahmood Soomro, Shaijya Karda Jamia Islamia Larkana ,2004.

[4]Al Binoria, Editor Mufti Muhammad Naeem, Shaiya karda Jamia Binoria Aalimiya Karachi 1994.

[5]Al Jamiayat,Aditor Maulana Amjad Khan ,Shaiya Karda Lahore 2004.

[6]Qudiisi,Al Aijaz ul-Haq, 2004 Tareekh Sindh,Tabu Shshm ,Jid doom,Haydeabad, Qaisar Academiy.

[7]Indhar,Abdul Haq Dr .Indhar,Muhammad Hassan Mushtaq,2015, Kaseer ul Malki Indhar Qabeela.

[8]Qadri,Muhammad Abdullah,1974,Al Tareefat ul Uloom,Al Dirasyat ,Tabiu Awal, Pishawar, Kutab Khan Karemiya

[9]Jatioi, Sheer Muhammad, Maulana Fuzoot TAibiya , Sukkur, Jamia Al arbiya Alislamiaya ,Anwar uloom.

[10]Al Farooq, Aditor Noor Muhammad Sajawali,Shaiu Karda Al Farooqiya Karachi1998.

Sindhi Kutub:

1- Ahya Uloom Deen ,Imam Ghazali , Lekhakah Gulam Asghar wa Nazer ,Publisher Mehran Acadmi Sukkur
2- Insaniyat jo Azali Wirso, Lekhak Abul Kalam Azad , Publisher Sindhika Acadmi Karachi 1987.
3- Insani Bhaliyan jo Deeni Shaoor, Lekhak Allam Ali Khan Abro, publisher Sindhika Acadmi Karachi 1997.
4- Adab ,Sisyat Ain Sindhi Samaj, Choond Fikri Lecturer, Publisher Jami Chanidio 2008.
5- Tasuf Ain Islam ,Allam Ahmehd Mujtaba Galib,Publisher Sindh Book Club Karachi 2005.

Arabi Kutub :

1- Ibne Manzoor, Muhamman Bin Mukhram: Lisanul Arab , Jild 15 Nasher, Adab ul Huzzan Iran
2- Abu ul Hassan , Muhammad Bin Faris: Majmul Lugh ,Jild 4 Mahudul Khtooatat Al Arbia Kuweet.
3- Tafatazni.Saeed u Din Saud: Sharah Aqaid, Nashi Mehmood Khutu Khana Karachi.

Risalay :

4- Al Farooq, Aditor Noor Muhammad Sajawali,Shaiu Karda Al Farooqiya Karachi1998.
5- Al Ilam , Aditor, Maulana Asadullah , Shaiuya Karda , Gool Masijd Sukkur
6- Saaadut ul Aishq, Aditor,Faqerr Gulam Mustafa Joyo, Shaiaya krda Faqeer Bhooral Jyo Larkana 2014
7- Al Binoria, Editor Mufti Muhammad Naeem , Shaiya karda Jamia Binoria Aalimiya Karachi 1994.
8- Al Jamiayat,Aditor Maulana Amjad Khan ,Shaiya Karda Lahore 2004